سوال

(471) ڈاکٹری علاج اور تمباکو کی خرید و فروخت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ڈاکٹری علاج اور تمباکو کی خرید و فروخت کرنا قرآن و حدیث کے رو سے جائز ہے کہ نہیں؟ راقم کرامت علی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ تمباکو کی حرمت میں اختلاف ہے اس کی حرمت پر کوئی قطعی دلیل قائم نہیں اور اصل اشیا میں حلت ہے۔ لقولہ تعالیٰ

هُوَ الَّذی خَلَقَ لَکُم مافِی الأَرضِ جَمیعًا ۲۹ ... سورة البقرة

(وہی ہے جس نے زمین میں جو کچھ ہے سب تمھارے لیے پیدا کیا)

جب تک اس کی حرمت پر کوئی کافی دلیل قائم نہ ہو۔ حرمت کا حکم نہیں لگایا جا سکتا ہاں بعض چیزیں اس قسم کی بھی ہیں جن کی حلت یا حرمت صاف صاف وارد نہیں ہوئی ہے اس وجہ سے بہت لوگوں پر ان کی حلت اور حرمت مشتبہ رہتی ہے اس قسم کی چیزوں کا حکم یہ ہے کہ ان کے استعمال سے یعنی کھانے پینے اور بیچنے خریدنے سے پرہیز کرنا اولیٰ ہے اور ان سے پرہیز کرنے والے استعمال میں لانے والے سے بہتر ہیں۔ بخاری شریف (ص: 13 مطبع احمدی) میں ہے۔

الحلال بین والحرام بین وبینہما متشبہات لا یعلمہا کثیر من الناس فمن اتقی المشتبہات استبر الدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبہات کراع یرعی حول الحمی یوشک ان یواقعہ واللہ اعلم بالصواب[1] الحدیث

(حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے جبکہ ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں بہت سے لوگ انھیں نہیں جانتے پس جو شخص شبہات سے بچ گیا تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو شخص شبہات میں مبتلا ہو گیا وہ اس چرواہے کی طرح ہے جو چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے تو قریب ہے کہ وہ اس (چراگاہ) میں چرائے گا)

2۔ اگر ڈاکٹری دوا میں کوئی حرام چیز نہ پڑی ہو تو جائز ہے ورنہ بلا ضرورت ناجائز ہاں ناچاری کے وقت وہ بھی جائز ہے

هُوَ الَّذی خَلَقَ لَکُم مافِی الأَرضِ جَمیعًا ۲۹ ... سورة البقرة

---

[1]۔ صحيح البخاري رقم الحديث (52) صحيح مسلم رقم الحديث (1599)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ: 720

محدث فتویٰ